A-PDF Image To PDF Demo. Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark
حدیث
اور اہلحدیث
مرتبہ
مبلغ اسلام عبد الحمید
پتہ
راشد لائبریری
مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ سندھ پاکستان موبائل نمبر: +92-3013291314

نام کتاب..............................حدیث اوراہلحدیث

نام مرتب..............................عبدالحمید آف شہدادکوٹ

سال طباعت..............................شوال ۱۴۳۲ھ بمطابق ستمبر ۲۰۱۱ء

تعداد..............................ایک ہزار

کمپوزنگ.............................. راشد مسلم آف شہدادکوٹ

قیمت..............................

مبلغ اسلام

عبدالحمید

راشد لائبریری، مسلم روڈ کبوہ محلّہ شہدادکوٹ (سندھ) پاکستان

پوسٹ کوڈ: **77300**

موبائل نمبر: **0301-3291314**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث اور اہلحدیث

اہلحدیث کہلوانے والوں سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تم اہلحدیث کیوں کہلواتے ہو؟ تو ان کی طرف سے جواب یہ ملتا ہے کہ ہم حدیث کو مانتے ہیں اور صرف حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں اس لئے ہم اہلحدیث کہلواتے ہیں۔ تو پھر جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا آپ لوگ قرآن کو نہیں مانتے؟ اور قرآن پر عمل نہیں کرتے؟ یقیناً آپ لوگ قرآن مجید کو بھی مانتے ہونگے اور قرآن مجید پر عمل بھی کرتے ہوں گے؟ تو پھر آپ لوگ اہل قرآن کیوں نہیں کہلواتے؟ اس کے جواب میں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث دونوں کو مانتے ہیں اور دونوں پر عمل بھی کرتے ہیں۔ تو پھر یہ لوگ اہل قرآن والحدیث کیوں نہیں کہلواتے؟ اس کے جواب میں یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھی حدیث کہا ہے اس لئے ہم اہلحدیث کہلواتے ہیں۔ اور ثبوت میں یہ آیت مبارکہ پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَبِاَیِّ حَدِیثٍ بَعْدَهُ یُؤمِنُونَ ترجمہ: پھر قرآن کے بعد کونسی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے؟ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۵، اس کے جواب میں جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید کو کتاب بھی کہا ہے تو پھر تم لوگ اہل کتاب کیوں نہیں کہلواتے؟ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید کو ذکر بھی کہا ہے تو پھر تم لوگ اہل ذکر کیوں نہیں کہلواتے؟ پھر جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ حدیث تو صحیح بھی ہوتی ہے،

حدیث حسن بھی ہوتی ہے، حدیث ضعیف بھی ہوتی ہے، حدیث موضوع بھی ہوتی ہے، حدیث منکر بھی ہوتی ہے اس طرح حدیث کے تو بہت سارے اقسام ہیں تو پھر تم کون سی حدیث کہ اہل ہو؟ تو پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف صحیح حدیث کو مانتے ہیں اور صحیح حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں۔ تو پھر ان لوگوں سے ہم کہتے ہیں کہ آپ کو اہل صحیح حدیث کہلوانا چاہیئے؟ بلکہ آپ لوگوں کو اہلسنت کہلوانا چاہیئے کیونکہ سنت نہ ضعیف ہوتی ہے اور نہ ہی موضوع ہوتی ہے؟ اسکے علاوہ گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کتاب کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو بھی کتاب اللہ کہا ہے ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فیصلہ کے لئے حاضر ہوئے۔

فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ	ایک نے کہا ہمارا فیصلہ کتاب اللہ سے کیجئے۔ دوسرے نے کہا ہاں، یارسول اللہ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ سے کیجئے۔

مقدمہ سننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَمَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ (صحیح مسلم)	قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں ضرور تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا:

تیرے بیٹے کو سو (۱۰۰) دُرّے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور اے انیس، تم اس عورت کے پاس جاؤ۔ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو رجم کردو۔ اس عورت نے اقرار کیا اور انہوں نے اسے سنگسار کردیا (صحیح مسلم)۔

یہ سزا جو اس میں بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو بھی کتاب اللہ کہا۔

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور حدیث مبارکہ دونوں کو کتاب بھی کہا گیا ہے۔ اور کتاب اللہ نہ ضعیف ہوتی ہے اور نہ موضوع اس لئے اپنے آپ کو اہل حدیث کہلوانے والے اہل کتاب اللہ کیوں نہیں کہلواتے؟

اس کے علاوہ ایک اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں:

جنگ بدر کے موقع پر مقام بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے اس طرح دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃِ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ (صحیح مسلم)	یا اللہ اگر تو نے اس جماعت اہل الاسلام کو (دشمنوں کے ہاتھوں) ہلاک کروا دیا تو پھر زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو جماعت اہل اسلام فرمایا۔ اور کیونکہ اسلام نہ ضعیف ہوتا ہے اور نہ موضوع بلکہ قرآن مجید اور صحیح احادیث میں جو دین ہے اس کا نام اسلام ہے تو پھر جمعیت اہلحدیث، جماعت غرباء اہلحدیث اور جماعۃ الدعوۃ، یہ تینوں جماعتوں کے لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلواتے ہیں تو پھر یہ لوگ جماعت اہل الاسلام کیوں نہیں کہلواتے؟ اور اس کے علاوہ ہم اہلحدیث کہلوانے والوں سے یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ اہلحدیث کہلوانا سنت ہے یا بدعت؟ اگر سنت ہے تو ثبوت دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے باوجود کبھی بھی اپنے آپ کو

اہلحدیث کہلوایا تھا؟ اگر ثبوت نہیں دے سکتے۔ جو کہ ہرگز نہیں دے سکتے تو پھر تو اہلحدیث کہلوانا بدعت ہوا۔ کیونکہ چیزیں دو ہی ہیں سنت یا بدعت۔

اور بدعت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ (صحیح مسلم)	(دین میں) ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

اور اس کے علاوہ ایک اور فرمان رسول ﷺ ملاحظہ فرمائیں۔

وَ اِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ ، ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَ وَاحِدُ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الْجَمَاعَة (رواہ ابوداؤد ، سندہ صحیح)	(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ) یہ میری امت تہتر (۷۳) حصوں میں تقسیم ہو جائے گی (ان میں سے) بہتر (۷۲) حصے دوزخ میں جائیں گے اور ایک حصہ جنت میں جائے گا اور وہ (جنت میں جانے والا ایک حصہ) جماعت ہوگی۔

اس فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں اہلحدیث کہلوانے والوں سے یہ سوال ہے کہ (۱) جمعیت اہلحدیث (۲) جماعت غرباء اہلحدیث (۳) جماعۃ الدعوۃ، ان تینوں جماعتوں میں سے وہ کون سی ایک جماعت ہے جو جنت میں جائے گی؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ ایک جماعت جنت میں جائے گی لیکن اہلحدیث کہلوانے والوں کی تین جماعتیں ہیں۔ ان کے امیر اور ان کے منشور الگ الگ ہیں۔ اہلحدیث کہلوانے والوں کے پاس اس کے جواب میں قرآن مجید یا صحیح حدیث مبارکہ سے کوئی ثبوت ہے؟ اگر ہے تو مہربانی فرما کر ضرور عنایت فرمائیں کہ ان تینوں میں سے کون سی جماعت جنت میں جائے گی۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اہلحدیث کہلوانے والوں سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ اہلحدیث کیوں کہلواتے ہو؟ تو ان کی طرف سے جواب یہ ملتا ہے کہ ہم حدیث کو مانتے ہیں اور حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں اس لئے ہم اہلحدیث کہلواتے ہیں۔ تو اسی کے پیش نظر میں یہاں پر چند حدیثیں لکھ رہا ہوں اس کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ اہل حدیث کہلوانے والے ان مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پر عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ یا حدیث پر عمل کرنے کا صرف زبانی دعویٰ ہے۔

ایک ہی چلو سے کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا:

امام بخاری نے پہلے باب باندھا کہ:-

مَنْ مَضْمَضَ واسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ.
(صحیح بخاری، کتاب الوضو، باب ۱۳۸)

ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

اس کے بعد امام بخاری اس کے ثبوت میں حدیث مبارکہ لکھتے ہیں کہ:-

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ اَفْرَغَ مِنَ الْاِنَآءِ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ اَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا.

حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے (وضو کے لئے) پہلے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور اُن کو دھویا اور پھر ایک ہی چلو پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ عمل تین بار کیا۔

ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.
(صحیح بخاری، کتاب الوضو، باب ۱۳۸، حدیث ۱۸۸)

اور پھر حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

کیا اہلحدیث کہلوانے والے وضو کرتے وقت ایک ہی چُلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے پر عمل کرتے ہیں؟ میں نے تو اہلحدیثوں کو اس پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے مارنا

حضرت حکم بن سفیانؓ نے فرمایا کہ:

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّأَ فَنَضَحَ فَرْجَهُ

(نسائی، ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور (وضو کے بعد) اپنی شرمگاہ پر (پانی کے) چھینٹے مارے۔

کیا اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارتے ہیں؟ میں نے تو کسی بھی اہلحدیث کو اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حالانکہ اہلحدیث کہلوانے والوں کے ہی دور حاضر کے مایہ ناز عالم الشیخ عبدالرحمٰن عزیز نے اپنی لکھی ہوئی کتاب بنام صحیح نماز نبوی کے صفحہ نمبر ۴۵ پر اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

نماز میں صفوں کا سیدھا کرنا:

حضرت نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا کہ:۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِھَا الْقِدَاحَ. (صحیح بخاری، کتاب الاذان، صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا سیدھا کیا کرتے تھے گویا آپؐ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَیَقُوْلُ اِسْتَوُوْا.
(صحیح مسلم، کتاب الصلٰوۃ)

حضرت ابومسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے (صفیں سیدھی کرتے وقت) ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے کہ برابر ہوجاؤ۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِیَۃٍ اِلٰی نَاحِیَۃٍ یَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَ مَنَاکِبَنَا وَیَقُوْلُ: لَاتَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ.
(ابو داؤد، کتاب الصلٰوۃ، حدیث ۶۶۴، نسائی و صححہ ابن خزیمۃ، ابن حبان، ابن ماجہ، اسنادہ صحیح)

حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف کو چلتے جاتے اور ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے صفیں ٹیڑھی نہ کرو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہوجائیں گے۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ:-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اَخَذَہٗ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْاصُفُوْفَکُمْ ثُمَّ اَخَذَہٗ بِیَسَارِہٖ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْاصُفُوْفَکُمْ.
(ابوداؤد، کتاب الصلٰوۃ، صحیح ابن حبان، کتاب الصلٰوۃ)

بیشک رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس لکڑی کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر (دائیں صف کی طرف) متوجہ ہوکر فرماتے سیدھے کھڑے ہوجاؤ، اپنی صفوں کو برابر کرلو۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ سے لکڑی پکڑتے (اور بائیں جانب متوجہ ہوتے) اور

فرماتے سیدھے کھڑے ہوجاؤ، اپنی صفوں کو برابر کرلو»۔

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ:-

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَوِّىْ يَعْنِىْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا لِلصَّلٰوةِ فَاِذَا سْتَوَيْنَا كَبَّرَ. (ابو داؤد، سنده صحيح)

کہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے۔ جب صفیں برابر ہوجاتیں تو پھر آپ تکبیر کہتے۔

حضرت نافعؒ نے فرمایا کہ:-

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَاِذَاجَآءُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنْ قَدِاسْتَوَتْ كَبَّرَ.

(موطا امام مالک، کتاب الصلوٰة)

حضرت عمر بن خطابؓ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم فرماتے تھے، جب وہ لوگ لوٹ کر خبر دیتے کہ صفیں برابر ہوگئیں اس وقت تکبیر کہتے۔

کیا اہلحدیث کہلوانے والوں کا ان احادیث مبارکہ پرعمل ہے؟ میں نے تو اہلحدیثوں کے کسی بھی امام کو ان حدیثوں پرعمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حالانکہ اہلحدیث کہلوانے والوں کی کتاب صحیح نماز نبوی کے صفحہ نمبر ۲۲۸ پر یہ حدیثیں لکھی ہوئی موجود ہیں۔

نماز میں امام کے دو سکتے کرنا:

حضرت سَمُرَہ بن جندب نے فرمایا کہ:-

اَنَّـهٗ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ اِذَا

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز

اسْتَفْتَحَ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاْءَةِ كُلِّهَا.

(ابوداؤد و ترمذی) سندہ صحیح

باجماعت میں) دو سکتے کرتے تھے، ایک اُس وقت جب نماز شروع کرتے اور ایک اس وقت جب آپ پوری قرأت سے فارغ ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ:-

كَانُوا يَقْرَؤُونَ خَلْفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَنْصَتَ فَاِذَا قَرَأَلَمْ يَقْرَؤُا وَاِذَا اَنْصَتَ قَرَءُوا.

(رواہ البیہقی فی کتاب القرأۃ ۶۹ سندہ صحیح)

صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (نماز میں سورہ فاتحہ) اُس وقت پڑھتے تھے جب آپؐ خاموش رہتے تھے، پھر جب آپؐ قرأت کرتے تھے تو صحابہؓ کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ پھر جب آپؐ (پوری قرأت کے بعد) خاموش ہوجاتے تو (جس سے سورہ فاتحہ پڑھنا رہ جاتی وہ اس سکتے میں سورہ فاتحہ) پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ:-

رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ:-

مَنْ كَانَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ قَبْلَهٗ اِذَا سَكَتَ.

(رواہ البیہقی فی کتاب القراءۃ ۵۴ سندہ صحیح)

جوشخص امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اُسے چاہیئے کہ جب امام سکتہ کرے تو اس سکتے میں امام سے پہلے ہی سورہ فاتحہ پڑھ لے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ:-

لِلْاِمَامِ سَکْتَتَانِ فَاغْتَنِمُوا الْقِرَاْءَةَ فِیْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ.

(جزء القراءۃ للبخاری ٦٢ سندہ حسن)

(نماز باجماعت میں) امام کے دو سکتے ہوتے ہیں، ان دونوں سکتوں میں سورہ فاتحہ کی قرأت کولوٹ لو۔

حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے حضرت سعید بن جبیرؒ تابعی سے پوچھا، کیا میں (نماز میں) امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھوں؟ تو حضرت سعید نے فرمایا:-

نَعَمْ وَاِنْ سَمِعْتَ قِرَاءَتَهٗ اِنَّهُمْ قَدْ اَحْدَثُوْا مَالَمْ یَکُوْنُوْا یَصْنَعُوْنَهٗ اِنَّ السَّلَفَ کَانَ اِذَا اَمَّ اَحَدُهُمُ النَّاسَ کَبَّرَ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَظُنَّ اَنْ مَنْ خَلْفَهٗ قَرَاَ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا.

(جزء القراءۃ للامام البخاری ١٢ رواتہ ثقات وسندہ حسن و روی عبدالرزاق نحوہٗ وسندہ صحیح مصنف عبدالرزاق جلد ٢/١٣٣)

ہاں! اگرچہ تم اُس کی (یعنی امام کی) قرأت سنو، بیشک ان لوگوں نے بدعت نکال لی ہے (کہ سکتہ نہیں کرتے) سلف یہ کام نہیں کرتے تھے، بیشک سلف (یعنی صحابہ کرامؓ) میں سے جب کوئی لوگوں کی امامت کرتا تھا تو اللہ اکبر کہہ کر خاموش ہوجاتا تھا، یہاں تک کہ جب اُسے یقین ہوجاتا تھا کہ اب ہر مقتدی نے سورہ فاتحہ پڑھ لی ہوگی تو پھر وہ قرأت شروع کرتا تھا۔ پھر مقتدی خاموش ہوجایا کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کے امام نماز پڑھاتے وقت دو سکتے کرکے ان احادیث مبارکہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ جب کہ اہلحدیثوں کے مشہور و

معروف عالم بدیع الدین شاہ صاحب کی مشہور و معروف تصنیف تفسیر قرآن مجید بدیع تفاسیر کی پہلی جلد میں یہ سکتوں والی حدیث لکھی ہوئی موجود ہے اس کے علاوہ اہلحدیثوں کی ہی نماز کی کتاب صحیح نماز نبوی کے صفحہ ۱۵۸ پر بھی یہ سکتوں والی حدیثیں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ کیونکہ اہلحدیث کہلوانے والے اس سکتوں والی حدیث پر عمل نہ کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے جبکہ ان کی نماز کی کتاب صحیح نماز نبوی کے صفحہ ۱۵۸ پر ہی لکھا ہوا موجود ہے کہ اس حدیث کو زبیر علی زئی نے صحیح کہا ہے۔

نماز میں قومہ کی دعا:

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَارَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. (رواہ صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدویؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر مبارک اُٹھاتے تو (یہ دعا پڑھتے) "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ، مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ."

کیا اہلحدیث کہلوانے والے نماز میں رکوع کے بعد اس دعا کو پڑھ کر اس حدیث

مبارکہ پر عمل کرتے ہیں؟ جواب یقیناً نہیں میں آئے گا جب کہ یہ دعا اہلحدیث کہلوانے والوں کی ہی کتاب صحیح نماز نبوی کے صفحہ نمبر ۱۷۶ پر بھی لکھی ہوئی موجود ہے۔ اس کے جواب میں اہلحدیث اکثر یہ کہتے ہیں کہ:
صحیح بخاری میں ہے کہ:

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْماً نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَهُ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ اَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّ ثَلاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ (صحیح بخاری)

حضرت رفاعہ بن رافع ؓ زرقیؓ صحابی نے فرمایا کہ ایک دن (کا واقعہ ہے کہ) ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص (خود رفاعہؓ) نے آپؐ کے پیچھے یوں کہا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کلام کس نے کہا تھا، حضرت رفاعہؓ نے کہا یہ میں نے کہا تھا۔ تو پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تیس فرشتوں کو دیکھا ان میں سے ہر ایک (ان کلمات کو) لکھنے میں جلد کر رہا تھا کہ میں لکھوں۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کا یہ کہنا ہے کہ رکوع کے بعد حضرت رفاعہؓ نے یہ دعا پڑھی تھی اس لئے ہم بھی یہی دعا پڑھتے ہیں۔
اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ رکوع کے بعد حضرت رفاعہؓ کے علاوہ ساری جماعت اور خود رسول اللہ ﷺ کیا پڑھتے تھے؟ کیا رسول اللہ ﷺ اور تمام صحابہ کرامؓ رکوع

کے بعد یہی دعا پڑھتے تھے؟ نہیں ہرگز نہیں، کیونکہ اگر آپ اور صحابہ کرامؓ کی ساری جماعت بھی یہی دعا پڑھتے تھے تو پھر حضرت رفاعہؓ سے پوچھنا کیسا؟

دوسرا جواب یہ ہے کہ جس دعا کو صرف ایک صحابی حضرت رفاعہؓ پڑھے اور وہ بھی صرف ایک دن تو اس کی اتنی فضیلت کہ تیس فرشتے اس کو لکھنے میں جلدی کر رہے ہیں اور جو دعا خود امام الانبیا علیہ وسلم پڑھیں اس کی فضیلت کا اندازہ کون لگائے۔ کیا کوئی ایمان والا یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جو دعا رسول اللہ علیہ وسلم خود پڑھتے تھے حضرت رفاعہؓ کے کہے ہوئے الفاظ سے فضیلت میں کم درجہ رکھتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں نعوذ باللہ من ذالک۔ یقیناً جو دعا خود رسول اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اس کی فضیلت کا مقابلہ کسی دوسرے شخص کے الفاظ نہیں کر سکتے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ساری جماعت میں اور وہ بھی صرف ایک دن حضرت رفاعہؓ کو یہ الفاظ کہنے کی ضرورت کیوں ہوئی؟ اس مسئلہ کا جواب خود حضرت رفاعہؓ سے ہی معلوم کرتے ہیں۔

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ..........

(رواہ ترمذی ابواب لصلوٰۃ)

حضرت رفاعہؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نماز میں چھینک آ گئی تو میں نے کہا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ** ۔

نوٹ: آگے ان الفاظ کی فضیلت میں وہی الفاظ ہیں جو صحیح بخاری میں ہیں

مندرجہ بالا دونوں حدیثیں ملا کر نتیجہ یہ نکلا کہ آپ علیہ وسلم کی اقتداء میں صحابہ کرامؓ نماز باجماعت پڑھ رہے تھے کہ رکوع کے بعد حضرت رفاعہؓ کو نماز

میں چھینک آ گئی۔چھینکنے کے بعد حضرت رفاعہؓ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ۔کے الفاظ کہے تھے پھر آپؐ نے ان الفاظ کی فضیلت فرمائی تھی۔

محترم قارئین کرام اس ساری تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دعا نماز میں رکوع کے بعد پڑھنے کی نہیں ہے بلکہ جب نماز میں چھینک آ جائے تو وہ چھینکنے والا شخص یہ دعا پڑھے۔کتنے افسوس کی بات ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والوں میں کتنے بڑے بڑے مفتی اور علماء کرام موجود ہیں لیکن یہ معمولی سی بات بھی کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والے جو دعا خود رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے اپنی نمازوں میں اس دعا کو پڑھنا شروع کر کے اس صحیح مسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہیں یا نہیں؟

جمعہ کے خطبہ میں سورۃ ق تلاوت کرنا:

وَعَنْ اُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِؓ قَالَتْ: مَا اَخَذْتُ (قٓ. وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ. (صحیح مسلم)

حضرت اُمِّ ہشام بنت حارثہ ابن نعمانؓ نے بتایا کہ میں نے "سورہ ق والقرآن المجید" رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سُن سُن کر یاد کی کیونکہ آپؐ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! میں نے دیکھا ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والوں کے خطیب جمعہ کے خطبہ میں سورۃ ق تلاوت نہیں کرتے۔میں نے کئی خطیب

حضرات کو یہ صحیح مسلم کی حدیث بتائی کہ جب رسول اللہ ﷺ ہر جمعہ کے خطبہ میں سورۃ ق تلاوت کرتے تھے تو پھر آپ لوگ اس حدیث کو مان کر اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ لیکن اس کے باوجود ان لوگوں نے عمل نہیں کیا۔ کیا اسی عمل کا نام اہلحدیث ہے؟ اہلحدیث کہلوانے والے اگر اپنی اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں تو آج سے ہر جمعہ کے خطبہ میں سورۃ ق تلاوت کرنا شروع کر کے اپنی سچائی کا ثبوت دیں۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جمعہ کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا:

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

(صحیح مسلم)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دو خطبے پڑھتے تھے اور ان دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر بیٹھتے تھے اور ان دونوں خطبوں میں ہی قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کا اس حدیث پر بھی عمل نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے خود دیکھا کہ ان لوگوں کا پہلا خطبہ پونے گھنٹے کا ہوتا ہے اور دوسرے خطبہ میں صرف عربی کی چند عبارتیں پڑھتے ہیں جو کہ ایک یا دو منٹ میں پڑھ لیتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ دونوں خطبوں میں نصیحت کیا کرتے تھے اور یہ لوگ صرف پہلے خطبہ میں نصیحت کرتے ہیں اور دوسرے خطبہ میں صرف عربی کی چند عبارتیں پڑھتے ہیں۔ دونوں خطبوں کا درمیان یوں ہوتا ہے مثلاً اگر مکمل خطبہ ۳۰ منٹ کا ہو تو پہلے ۱۵ منٹ خطبہ دینے کے بعد بیٹھنا چاہئے اور پھر کھڑے ہو کر ۱۵ منٹ

دوسرا خطبہ دینا چاہیئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث پر عمل کر کے اپنے اہلحدیث ہونے کا عملی ثبوت دیتے ہیں یا نہیں؟

خطبہ میں دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا:

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى لْمِنْبَرِ رَافِعًا يَّدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا يَزِيْدُ عَلَى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ

(صحیح مسلم کتاب الجمعة)

حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو منبر پر خطبہ کے دوران میں دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو تباہ کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ صرف شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کا اس حدیث پر بھی عمل نہیں ہے کیونکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ ان لوگوں کے خطیب خطبہ میں دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں۔ یقین نہیں آتا تو آپ خود توجہ سے دیکھ لینا۔

جمعہ کے خطبہ میں سیاہ عمامہ باندھنا:

حضرت عمرو بن حریثؓ نے فرمایا کہ:

اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ خَطَابَ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(مشکوٰة باب الخُطبَةِ وَالصَّلٰوةِ بحوالہ صحیح مسلم)

بیشک رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں سرے آپؐ کے کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کے خطیب جمعہ کے خطبہ میں سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ کر اس حدیث مبارکہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ حدیث نہیں ہے؟ کیا یہ سنت رسول ﷺ نہیں ہے؟

خطبہ مختصر اور نماز کو طول دینا:

عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَآئِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَاَوْجَزَ وَ اَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَ اَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَ قِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوْا الْخُطْبَةَ

(صحیح مسلم)

حضرت واصل بن حیان نے کہا کہ ابو وائل نے بتایا کہ خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمارؓ نے اور بہت مختصر خطبہ پڑھا اور نہایت بلیغ پڑھا۔ پھر جب حضرت عمارؓ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا اے ابوالیقظان؟ تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر خطبہ پڑھا۔ اگر آپ اس خطبہ کو ذرا طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تو اس کے جواب میں حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے اس لئے (آپؐ نے فرمایا) تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو۔

لیکن اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث مبارکہ کے اُلٹ کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کا خطبہ کم از کم پونے گھنٹے کا ہوتا ہے اور نماز صرف چھ یا سات منٹ کی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والے آج سے اس حدیث مبارکہ پر عمل کر کے اپنا اہلحدیث ہونے کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں یا نہیں؟ یا

اہلحدیث کہلوانے کی صرف زبانی دعویٰ ہے؟ اہلحدیثوں کی نماز کی کتاب صحیح نماز نبوی کے صفحہ نمبر ۳۱۵ پر بھی یہی حکم لکھا ہوا موجود ہے۔

خطبہ کے ختم ہونے پر کیا پڑھے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کے آخر میں یہ الفاظ فرمایا کرتے تھے: **اَقُوْلُ هٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ**

(صحیح ابن حبان سندہ صحیح) لیکن اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث مبارکہ پر عمل نہیں کرتے بلکہ اس کی جگہ یہ لوگ یہ الفاظ پڑھتے ہیں

وَاٰخِرُ دَعْوَنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

محترم قارئین کرام! آپ غور فرمائیں کہ ان لوگوں کا یہ حدیث پر عمل ہے؟ یا حدیث کی مخالفت ہے؟

جمعہ کی نماز کونسی سورتیں پڑھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ بیشک نبی ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والے کیا اس حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے ہیں؟ میں نے تو کسی کو بھی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں البتہ کبھی کبھی سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ کی چند آیتیں تو پڑھتے ہوئے دیکھا ہے لیکن ان کا یہ عمل بھی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ

رسول اللہ ﷺ تو پوری سورتیں پڑھتے تھے لیکن یہ لوگ پوری سورتیں نہیں پڑھتے بلکہ چند آیات سورۃ اعلیٰ کی اور چند آیات ہی سورۃ غاشیہ کی پڑھتے ہیں کیا حدیث پر عمل کرنا اسی کا نام ہے؟

نماز میں تشہد کے بعد پڑھنے کی دعا:

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ.

(نسائی، جلد اول، حدیث ۱۳۱۴، سندہ صحیح)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے «اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ۔»

اہلحدیث کہلوانے والے اپنی نماز میں اس دعا کو کیوں نہیں پڑھتے؟ کیا یہ حدیث نہیں ہے؟ کیا اس دعا کا پڑھنا سنت رسول ﷺ نہیں ہے؟

عیدین کی نماز میں سورۃ ق اور سورۃ قمر پڑھنا

جب حضرت ابو واقد لیثیؓ سے پوچھا گیا کہ:-

مَا كَانَ يَقْرَءُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ.

(صحیح مسلم، کتاب العیدین)

رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کونسی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (دونوں عیدوں کی نماز میں) سورہ ق والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعة وانشق القمر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والے عیدین کی نمازوں میں ان سورتوں کو کیوں نہیں پڑھتے؟ کیا یہ حدیث نہیں ہے؟ کیا یہ سنت رسول ﷺ نہیں ہے؟

امام کا قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ (صحیح بخاری کتاب الاذان)

حضرت سمرہ بن جندبؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب نماز (فرض) پڑھا چکے تو ہماری طرف منہ کرتے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز پڑھانے کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھتے۔ اب غور اس بات پر کرنا ہے کہ مقتدی تو داہنی طرف بھی ہوتے ہیں اور بائیں طرف بھی ہوتے ہیں اور بالکل سامنے بھی ہوتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ ﷺ نماز پڑھانے کے بعد داہنی طرف والے مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھا کرتے تھے یا بائیں طرف یا بالکل سامنے یعنی قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے؟ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

(صحیح مسلم و ابو داؤد)

حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو جماعت میں آپؐ کے دائیں جانب کھڑے ہونے کو پسند کرتے (وہ اس لئے) کہ آپؐ (سلام کے بعد) اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کریں۔

(نوٹ: عالمی ادارہ، دار السلام کی شائع کردہ ابوداؤد جلد اول صفحہ نمبر ۴۸۴ پر اس حدیث مبارکہ کی لکھی ہوئی تشریح یہ ہے کہ: سلام کے بعد امام کا حالت تشہد سے پھر کر

مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا مسنون ہے اور اس طرح بیٹھے کہ دائیں جانب والوں کی طرف رُخ قدرے زیادہ ہو)

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا حدیثوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ امام سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اس طرح بیٹھے کہ پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ اور یہ عمل جب ہی ممکن ہوگا جب امام دائیں جانب والے مقتدیوں کی طرف یا بائیں جانب منہ کر کے بیٹھے گا۔ جب کہ اہلحدیث کہلوانے والوں کے پیش امام اس حدیث مبارکہ کے خلاف عمل کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے امام دائیں یا بائیں جانب منہ کر کے نہیں بیٹھتے بلکہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ لوگ اگر اپنی اس دعویٰ میں واقعی سچے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں تو پھر یہ حدیث مبارکہ پڑھ کر اپنا یہ عمل بھی درست کرلیں گے۔

دعا مانگتے وقت قبلہ رُخ ہونا:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ (صحیح مسلم)

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے جب مشرکین مکہ پر نظر ڈالی تو ان کی تعداد ایک ہزار تھی جب کہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی تعداد تین سو انیس تھی (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنا رُخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دراز کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کرنے لگے۔

جہاں پر اب آب زم زم ہے یہاں پر ایک درخت تھا حضرت ابراہیمؑ

نے اس درخت کے نیچے حضرت حاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کو بیٹھا کر واپس شام جاتے وقت:

فَانطَلَقَ اِبرَاهِيمُ حَتّٰى كَانَ عِندَ الثَّنِيَّةِ حَيثُ لَا يَرَونَهُ' اِستَقبَلَ بِوَجهِهِ البَيتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الكَلِمَاتِ وَ رَفَعَ يَدَيهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّى اَسكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِى بِوَادٍ غَيرِ ذِى زَرعٍ عِندَ بَيتِكَ المُحَرَّمِ

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

جب ابراہیمؑ اس ثنیہ پہاڑی پر پہنچے جہاں سے انہیں حضرت حاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ دکھائی نہیں دیتے تھے تو اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی، اے اللہ میں نے اپنی ذرّیت کو تیرے محترم گھر کے قریب ایسے میدان میں چھوڑا ہے جو غیر آباد ہے۔

محترم قارئین کرام! ان دونوں حدیثوں میں بالکل وضاحت کے ساتھ لکھا ہوا موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے بھی دعا مانگتے وقت اپنا رُخ بیت اللہ کی طرف کیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی دعا مانگتے وقت پہلے اپنا رُخ قبلہ کی طرف کیا لیکن اہلحدیث کہلوانے والے ان حدیثوں کی بھی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے پیش امام قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے اور مقتدیوں کی طرف اپنا رُخ کر کے دعا مانگتے ہیں۔ اگر یقین نہیں آتا تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔

نوٹ: اہلحدیث کہلوانے والوں کے ہی مایہ ناز عالم محمد اقبال کیلانی کی لکھی ہوئی کتاب دعا کے مسائل کے صفحہ نمبر ۱۴۱ پر مسئلہ نمبر ۲۲ پر بھی لکھا ہوا موجود ہے کہ دعا کرتے وقت اپنا رُخ قبلہ کی طرف رکھنا چاہیئے اس کے باوجود اہلحدیث والے اس پر عمل نہیں کرتے۔

ننگے سر نماز پڑھنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف آیت نمبر۳۱)	اے بنی آدم، ہر نماز کے وقت اپنی زینت (کی چیزیں) پہن لیا کرو۔

(نوٹ: اس آیت مبارکہ میں مسجد اسم ظرف ہے۔ اس کے معنی ہیں (۱) نماز کی جگہ (۲) نماز کے وقت)

محترم قارئین کرام! ہر شخص یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ شلوار اور قمیض کے ساتھ سر پر ٹوپی رکھنا یا عمامہ باندھنا سب سے زیادہ زینت میں شمار ہوتا ہے۔ اس بات کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ جب شادی کے لئے دولہا کو زینت والی چیزیں پہنا کر سجایا جاتا ہے تو سب سے اعلیٰ زینت کی جو چیز ہوتی ہے وہ عمامہ یا ٹوپی ہوتی ہیں۔ کیونکہ دولہا کو کتنی بھی زینت کی چیزیں کیوں نہ پہنا دی جائیں لیکن جب تک عمامہ یا ٹوپی نہیں پہنایا جاتا تو دولہا کی زینت مکمل ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے اور آپ ﷺ جو چیز پہنتے تھے یقیناً وہ بھی سب سے زیادہ زینت والی چیز ہوتی تھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کو جاتے وقت کونسی زینت والی چیزیں پہنا کرتے تھے۔ ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ جَمَعَ عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم کتاب الحیض باب الوضوء مما مَسّتِ النّار)	حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کپڑے پہنے پھر نماز (پڑھانے) کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

محترم قارئین کرام! اس حدیث مبارکہ میں جو آپؐ کے کپڑے پہننے کا ذکر ہے اس میں لفظ ثِیَابُ استعمال ہوا ہے جو کہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور جمع کا صیغہ کم از کم تین کے لئے استعمال ہوتا ہے لہٰذا اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تین کپڑے پہنا کرتے تھے اور تین کپڑے (۱) قمیص یا جُبّہ (۲) تہبند یا شلوار (۳) عمامہ یا ٹوپی ہی ہو سکتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت قمیص اور تہبند کے علاوہ تیسرا کپڑا کونسا پہنا کرتے تھے۔ اس کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عمرو بن حریثؓ نے فرمایا کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَابَ وَ عَلَیْہِ عَمَامَۃٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ (مشکوٰۃ بَابُ الْخُطْبَۃِ وَالصَّلٰوۃِ بحوالہ صحیح مسلم)	بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں سرے آپؐ کے کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے۔

محترم قارئین کرام! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے وقت زینت کرنے کی تیسری چیز سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔ عمامہ کی ہی فضیلت میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ نَبِیَّ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَ مُقَدَّمِ رَاْسِہٖ وَ عَلٰی عِمَامَتِہٖ (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ)	حضرت مغیرہؓ نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کیا کرتے تھے اپنے موزوں پر اور پیشانی پر اور عمامہ پر۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سر پر عمامہ کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کا مسح کرتے وقت بھی اپنے سر مبارک سے عمامہ نہیں اتارا

کرتے تھے بلکہ عمامہ کے اوپر سے ہی سر کا مسح کرلیا کرتے تھے۔ غور طلب بات ہے کہ جب وضو کرتے وقت بھی عمامہ کو سر سے اتار کر سر کو ننگا نہیں کیا گیا تو پھر نماز کے وقت عمامہ یا ٹوپی کو اتار کر پھینک دینا اور پھر ننگے سر نماز پڑھنا کیسے جائز ہوا؟ عمامہ باندھنے کے لئے حکم مصطفیٰ ملاحظہ فرمائیں:

وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْكُمْ بِالْعِمَائِمِ فَاِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَارْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ (مشکوٰۃ کتاب اللباس حدیث نمبر ۶۲/۴/۲۱۷ بحوالہ بیہقی)	حضرت عبادہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ تم عمامہ باندھا کرو اس لئے کہ پگڑیاں فرشتوں کی علامت ہے اور عمامہ کے شملہ کو اپنی پشت کی طرف چھوڑ دو۔

محترم قارئین کرام! اس حدیث مبارکہ سے ایک مسئلہ تو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو عمامہ باندھنے کا حکم فرمایا ہے دوسری بات یہ کہ عمامہ باندھنا فرشتوں کی نشانی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے بھی عمامہ باندھتے ہیں، چوتھی بات یہ کہ عمامہ باندھنے والوں کو فرشتوں سے تشبیح دی گئی ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ عمامہ باندھنے کی اتنی فضیلت ہونے کے باوجود لوگ عمامہ نہیں باندھتے بلکہ اہلحدیث کہلوانے والوں نے تو ننگے سر نماز پڑھنے کو اپنی شناخت بنالیا ہے۔ جبکہ صحابہ کرامؓ ننگے سر نہیں رہتے تھے ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

صحیح بخاری میں امام بخاریؒ نے پہلے باب باندھا ہے بَابُ الْعَمَائِمِ (یعنی عماموں کا بیان) پھر اس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل حدیث لکھی ہے ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلاَ الْعَمَامَةَ وَلاَ السَّرَاوِيْلَ وَلاَ الْبُرْنِسَ.........
(صحیح بخاری کتاب اللباس)

نبی ﷺ نے فرمایا کہ احرام والا شخص نہ قمیص پہنے نہ عمامہ باندھے نہ پاجامہ پہنے اور نہ لمبی ٹوپی پہنے.........

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرامؓ عمامہ باندھا کرتے تھے یا ٹوپیاں پہنا کرتے تھے۔ اگر صحابہ کرامؓ ننگے سر ہوتے تو پھر آپؐ یہ کیوں فرماتے کہ احرام باندھنے کے دوران نہ عمامہ باندھو اور نہ ٹوپی پہنو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام کے وقت ننگے سر رہنا چاہیئے اس کے علاوہ سر پر عمامہ یا ٹوپی ضرور ہونی چاہیئے۔ یعنی صرف نماز کے وقت ہی نہیں بلکہ ہر وقت سر ڈھکا ہوا ہونا چاہیئے اس کے ثبوت میں بھی حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَاتِيْنَا فِيْهَا
(صحیح بخاری کتاب المناقب حدیث ۳۹۰۵)

حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ ایک دن ہم ابوبکرؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے دوپہر کا وقت تھا کہ کسی کہنے والے نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک پر رومال ڈالے تشریف لا رہے ہیں، آپ ﷺ کا معمول ہمارے یہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ صرف نماز کے وقت ہی عمامہ نہیں باندھتے تھے بلکہ عام حالت میں بھی اپنے سر مبارک کو عمامہ سے یا رومال سے ڈھانک کر رکھا کرتے تھے۔ اس لئے تمام ایمان والوں کو بھی اپنے

پیارے نبی ﷺ کی اس سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے سر کو عمامے سے یا ٹوپی سے یا رومال سے ہر وقت ڈھانک کر رکھنا چاہیئے۔

عمامہ باندھنے کا ایک اور ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَآءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَمَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ شَرِّمَا صُنِعَ لَہٗ (ترمذی ابواب لباس سندہ حسن)

حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے مثلاً عمامہ، قمیص یا چادر تو پھر فرماتے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَمَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ شَرِّمَا صُنِعَ لَہٗ۔

(نوٹ: امام ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ نے بھی بیان کیا ہے)

مندرجہ بالا آیت مبارکہ کی تشریح میں تمام احادیث مبارکہ سے خلاصہ یہ نکلا کہ زینت کی چیزوں میں عمامہ سب سے زیادہ زینت والی چیز ہے اور حکم ربانی ہے کہ ہر نماز کے وقت اپنی زینت کی چیزیں پہن لیا کرو۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ اسی فرمان الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ہر نماز کے وقت عمامہ پہنا کرتے تھے نماز میں ہی نہیں بلکہ نماز کے علاوہ بھی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ ہر حالت میں اپنے سروں کو عمامہ یا ٹوپی یا رومال سے ڈھانک کر رکھا کرتے تھے۔

اس کے برعکس اہلحدیث کہلوانے والے جو ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور اس عمل کو جائز کہتے ہیں وہ اپنے اس عمل کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ایک بھی ایسی حدیث نہیں دکھا سکتے کہ جس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی

ایک مرتبہ بھی ننگے سر نماز پڑھی ہو۔اہلحدیث کہلوانے والے ننگے سر نماز پڑھنے کو ثابت کرنے کے لئے اکثر یہ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے ننگے سر نماز پڑھی ہے اس لئے ہم بھی ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔

محترم قارئین کرام! اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت جابرؓ نے واقعی ننگے سر نماز پڑھی ہے! یا پھر یہ لوگ حضرت جابرؓ پر بہتان باندھتے ہیں؟ ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

محمد بن منکدر کے حوالہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے تہبند باندھ کر نماز پڑھی، جسے انہوں نے سر تک باندھ رکھا تھا اور آپ کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے تھے ایک کہنے والے نے کہا کہ آپ ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا کہ تجھ جیسا کوئی احمق مجھے دیکھے۔ بھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو کپڑے بھی کسی کے پاس تھے؟ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ)

(نوٹ: یہ ترجمہ اہلحدیث کہلوانے والوں کے ہی مایہ ناز عالم محمد داؤد راز کا لکھا ہوا ہے)

محترم قارئین کرام! آپ حضرت جابرؓ والی اس روایت پر غور فرمائیں کہ اس میں یہ کہیں پر بھی لکھا ہوا نہیں ہے کہ حضرت جابرؓ نے ننگے سر نماز پڑھی بلکہ اس میں تو صرف ایک تہبند میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے اور خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں تو معلوم ہوا کہ حضرت جابرؓ نے ایک کپڑے سے بھی اپنے سر کو ڈھانکا ہوا ہے۔لہٰذا اہلحدیث کہلوانے والوں کا یہ کہنا کہ حضرت جابرؓ نے ننگے سر نماز پڑھی تھی یہ ان لوگوں کا حضرت جابرؓ پر بہتان عظیم ثابت ہوا۔

اس کے علاوہ اگر کسی صحابی سے ننگے سر نماز پڑھنا ثابت ہو بھی جائے تو صحیح حدیث کے مقابلہ میں کسی صحابی کا قول یا فعل حجت شرعیہ نہیں ہے۔ جب صحیح

حدیث کے خلاف کسی صحابی کا قول یا فعل حجت نہیں تو قرآن مجید کی آیت کے خلاف ہونے کی صورت میں تو وہ اور بھی زیادہ نا قابل حجت ہے۔

نوٹ: اگر ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے تو پھر اہلحدیث کہلوانے والوں کے پیش امام ننگے سر نماز کیوں نہیں پڑھاتے؟

سر کے بال کندھوں تک رکھنا:

حَدَّثَنَا اَنَسُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ

(صحیح بخاری کتاب اللباس)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بے شک نبی ﷺ کے سر مبارک کے بال مبارک کندھوں تک ہوتے تھے۔

لیکن اہلحدیث کہلوانے والوں کے سر کے بال انگریزی طرز پر ہوتے ہیں یہ لوگ ویسے تو غیر مسلموں کی زبانی طور پر بہت مخالفت کرتے ہیں لیکن سر کے بال رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے خلاف اور غیر مسلموں کے طریقے پر رکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں اگر ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ بالوں کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کندھوں تک کیوں نہیں بڑھاتے؟ تو جواب میں مختلف بہانے بناتے ہیں اور اکثر یہ کہتے ہیں کہ جب بال بڑے ہو جاتے ہیں تو ہمارے سر میں درد ہو جاتا ہے اس لئے ہم بال کٹوا دیتے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق بال رکھنے میں تو ان لوگوں کے سر میں درد ہونے لگتا ہے اور یہودیوں اور عیسائیوں کے طریقے پر بال رکھنے سے ان کے سر کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ اگر ان لوگوں کا یہ کہنا واقعی حقیقت پر مبنی ہے تو پھر یہ تو شیطان کا کام ہے کہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرنے سے ان کے سر میں درد ہو جاتا ہے اس لئے پھر تو انہیں شیطان سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جب بھی حجام کے پاس بال

کٹوانے کے لئے جائیں تو حجم سے کہیں کہ ہمارے بال انگریزی طرز پر نہ بنانا بلکہ اسلامی طرز پر بنانا۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والوں کو انگریزی طرز سے محبت ہے یا اسلامی طرز سے؟ غور طلب بات یہ ہے کہ اگر بال بڑے ہونے کی وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے تو پھر تو عورتوں کے سروں میں سب سے زیادہ درد ہونا چاہیئے۔آپ نے کبھی بھی کسی عورت کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے؟ کہ میرے سر کے بال بڑے ہیں اس لئے میرے سر میں درد ہے اور میں اسی لئے اپنے بالوں کو کٹوا کر انگریزی طرز پر بنالیتی ہوں۔نہیں ہرگز نہیں۔

بالوں میں مانگ نکالنا:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَفْرَقَ رَاْسَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَا فُوخِهٖ وَ اُرْسِلُ نَاصِيَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

(ابوداود كِتَابُ التَّرَجُّلِ)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں مانگ نکالنے لگتی تو آپؐ کے سر کے بیچوں بیچ سے مانگ نکالتی اور آپ کی پیشانی کے بالوں کو آپ کی آنکھوں کے سامنے لٹکاتی (یعنی پھر انہیں آدھو آدھ کردیتی)

لیکن اہلحدیث کہلوانے والوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ان کے اول تو سر کے بال انگریزی طرز پر ہوتے ہیں اور پھر مانگ بھی انگریزی طرز پر ہی ہوتی ہے یعنی سر کے بیچ میں نہیں بلکہ ایک طرف ہوتی ہے جسے عام ٹیڑھی مانگ کہا جاتا ہے۔کئی جگہ اتفاق ہوا کہ میں جب کسی شخص کو دیکھتا ہوں کہ اس کی داڑھی بڑی اور مانگ ٹیڑھی، پھر جب اس شخص سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اہلحدیث ہیں؟ تو وہ شخص بڑے فخر سے کہتا ہے کہ جی ہاں الحمدللہ میں اہلحدیث ہوں۔

اس کے علاوہ ایک اور مشاہدہ ملاحظہ فرمائیں: اپریل ۲۰۱۱ء کو میں عمرہ

کرنے گیا تو اس دوران مدینہ منورہ میں، میں جب مسجد نبوی میں جانے کے لئے اپنے ہوٹل سے نیچے اترا تو نیچے ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس کی داڑھی لمبی تھی سر کے بال انگریزی طرز پر تھے مانگ ٹیڑھی تھی اور ننگے سر تھا یہ سب نشانیاں دیکھ کر میں نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ کا تعلق اہلحدیث سے ہے؟ تو اس شخص نے جواب میں کہا کہ: الحمد للہ میں اہلحدیث ہوں اور پاکستان سے آیا ہوں۔

ایک اور جگہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی داڑھی بڑی تھی اور بال انگریزی طرز پر تھے اور مانگ ٹیڑھی تھی تو یہ دیکھ کر ایک اور سامنے والے شخص نے مجھ سے کہا کہ نیچے مسجد اوپر مندر جائز ہے؟ میں نے کہا جی نہیں۔ تو جواب میں اس شخص نے کہا کہ نیچے داڑھی نبی ﷺ کی سنت اور اوپر بال انگریزی طرز پر اور مانگ ٹیڑھی، انگریز کی سنت۔ کہا یہ نیچے مسجد اور اوپر مندر کی مثل نہیں ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟ یہ سن کر ہمیں کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی کیا بتائیں۔

عالمی ادارہ اشاعت، دارالسلام کی چھپی ہوئی ابوداؤد شریف جلد ۴ کے صفحہ نمبر ۲۲۶ پر اہلحدیث کہلوانے والوں کے ہی مایہء ناز عالم نے اس مندرجہ بالا حدیث مبارکہ پر جو تشریح لکھی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

تشریح: ٹیڑھی مانگ نکالنا اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف اور مشرکین و کفار کی موافقت اور مشابہت ہے اس لئے مسلمانوں کو اس بد عادت سے باز رہنا چاہیئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ (سنن ابی داؤد کتاب اللباس)	جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔

قبرستان میں جوتے اُتارنا:

حضرت بشیرؓ نے فرمایا کہ:-

ثُمَّ مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ لَقَدْ اَدْرَکَ ھٰٓؤُلَآءِ خَیْرًا کَثِیْرًا ثُمَّ حَانَتْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَظْرَۃٌ فَاِذَارَجُلٌ یَّمْشِیْ فِی الْقُبُوْرِ عَلَیْہِ نَعْلَانِ فَقَالَ یَاصَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَلَعَھُمَا فَرَمٰی بِھِمَا.

(رواہ ابوداؤد، نسائی، احمد و سندہ صحیح)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمین کی قبروں پر سے گذرے تو فرمایا ان لوگوں نے (یعنی مسلمین) نے بہت زیادہ بھلائی پائی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قبروں کے بیچ میں ہوکر جارہا ہے اور وہ جوتیاں پہنے ہوئے ہے تو آپؐ نے فرمایا اے (مسلمین کی قبروں میں) جوتیاں پہن کر چلنے والے تجھ پر افسوس ہے۔ تو اپنی جوتیاں اتار دے۔ یہ سُن کر اس شخص نے آپؐ کی طرف دیکھا اور آپؐ کو پہچانا کہ (یہ حکم فرمانے والے تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اس شخص نے اپنی جوتیاں اتار کر پھینک دیں۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کا اس حدیث مبارکہ پر بھی عمل نہیں ہے۔ یقین نہیں آتا تو خود مشاہدہ کرلیں۔

کھڑے ہوکر جوتے پہننا:-

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ نَھَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً.

(ابن ماجہ کتاب اللباس، جلد سوم، حدیث ۳۶۱۹، سندہ صحیح)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

(۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً. (ابو دائود، جلد سوم، حدیث ۷۳۴، سندہ صحیح)	حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔
(۳)عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً. (ابن ماجہ، جلد سوم، حدیث۳۶۱۸، سندہ صحیح)	حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. (سورہ حشر، آیت ۷، سورہ ۵۹)	(لوگو) اللہ سے ڈرو۔ جس کام سے میرا رسول تمہیں منع کرے اس سے رُک جاؤ۔ اگر تم نے میرے رسول کا کہنا نہ مانا تو میری گرفت بہت سخت ہے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کے نزدیک بھی جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ حکم فرمائیں تو وہ کام کرنا فرض ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا ارشادات میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ڈراتے ہوئے اور دھمکی دیتے ہوئے فرمایا کہ جس کام سے تمہیں میرا رسول ﷺ منع کرے اس سے رک جایا کرو۔ اور تین صحابہؓ کی زبان مبارک سے متفقہ طور پر ایک ہی لفظ ادا ہوا، وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔ لیکن اہلحدیث کہلوانے والوں کے بڑے بڑے مفتی اور علماء کرام سے لے کر ادنا سے فرد تک اس فرمان رسول ﷺ پر کسی کا بھی عمل نہیں ہے۔ کیا یہ احادیث نہیں ہیں؟

تہتر (۷۳) فرقے اور جماعت:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:-

وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِى النَّارِ وَوَاحِدٌ فِى الْجَنَّةِ وَهِىَ الْجَمَاعَة.

(ابو داؤد کتاب السنۃ سند صحیح)

اور بیشک یہ میری ملت ۷۳ حصوں میں تقسیم ہوجائے گی، ۷۲ حصے دوزخ میں جائیں گے اور ایک حصہ جنت میں جائے گا اور وہ (جنت میں جانے والا ایک حصہ) جماعت ہوگی۔

اس فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں ہم اہلحدیث کہلوانے والوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ موجودہ دور کے تمام فرقوں میں اُس جماعت کو ڈھونڈنے کی جدوجہد کریں جو جنت میں جانے والی ہے۔

تہتر (۷۳) فرقوں میں حق والی جماعت:

حضرت حذیفہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کہ رسول ﷺ:-

فَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

کیا اس خیر کے بعد پھر (فرقہ بندی کا) شر ہوگا؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:-

قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا.

کہ ہاں (ایک ایسا فرقوں کا زمانہ آئے گا کہ) لوگ (گمراہی کی طرف) اس طرح دعوت دیں گے گویا کہ وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوکر لوگوں کو دوزخ میں آنے کی دعوت دے رہے ہیں اس وقت جو شخص ان کی

	دعوت کو قبول کرے گا تو وہ (دعوت دینے والے) اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ (یعنی جس نے اُن کی دعوت کو قبول کرلیا وہ یقیناً دوزخ میں جائے گا)

تو حضرت حذیفہؓ نے پھر سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ۔

صِفْهُمْ لَنَا ؟	(ان دوزخ کی طرف دعوت دینے والوں کی) کچھ نشانی ہمیں بتادیں (تاکہ وہ نشانی دیکھ کر دوزخ کی طرف بلانے والوں کی دعوت سے ہم اپنے آپ کو بچالیں)

تو اس سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا.	وہ لوگ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے (یعنی میری ہی امت کے لوگ ہوں گے) اور ہماری ہی زبان (یعنی اسلام کی ہی) باتیں کریں گے (یعنی بظاہر ان کو پہچاننے کی کوئی نشانی نہیں ہوگی)۔

اس کے جواب میں حضرت حذیفہؓ نے پھر سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ

فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ ؟	اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کس بات کا حکم فرماتے ہیں؟ (یعنی اس وقت دوزخ کی طرف بلانے والوں سے میں اپنے آپ کو کیسے بچاؤں)

تو حضرت حذیفہؓ کے اس سوال کے جواب میں دوزخ سے بچنے کا طریقہ بتاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ.	(اس وقت) تم جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امیر کو لازم پکڑ لینا (یعنی جماعت المسلمین میں شامل ہو کر جماعت المسلمین کے امیر کی اطاعت کرتے رہنا)

تو حضرت حذیفہؓ نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟	(اگر اس زمانے میں یا اس جگہ جہاں پر میں موجود ہوں) جماعت المسلمین (نام کی کوئی جماعت) نہ ہو اور نہ جماعت المسلمین کا امیر ہو (تو اس وقت میں کیا کروں یعنی دوزخ کی طرف بلانے والوں سے اپنے آپ کو کیسے بچاؤں؟)

تو حضرت حذیفہؓ کے اس سوال کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ. (صحیح بخاری کتاب الفتن و صحیح مسلم کتاب الامارۃ)	(کہ ایسی حالت میں جماعت المسلمین کے علاوہ دوزخ کی طرف بلانے والے تمام ۷۲ فرقے ہوں گے اس لئے تم) ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا (اور پھر الگ ہی رہنا اور فرقوں سے الگ ہونے کی وجہ سے) چاہے تمہیں درختوں کی

جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں یہاں تک کہ جب تمہیں موت آئے تو اسی (یعنی علیحدگی کی) حالت میں موت آئے (یعنی اگر فرقوں سے علیحدگی کی وجہ سے تمہیں موت آئے تو موت قبول کر لینا جان بچانے کے لئے بھی جماعت المسلمین کے علاوہ کسی اور نام کی جماعت کے فرقے میں شامل نہ ہونا)۔

اہلحدیث کہلوانے والے اس صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ حدیث نہیں ہے؟ کیا یہ حکم مصطفیٰ ﷺ نہیں ہے؟ اس حدیث کے مقابلہ میں اہلحدیث کہلوانے والے کوئی ایسی حدیث دکھا سکتے ہیں؟ جس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے (۱) جمعیت اہلحدیث (۲) جماعت غرباء اہلحدیث (۳) یا جماعۃ الدعوۃ میں سے کسی ایک جماعت کو یا ان تینوں کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا ہو؟ اگر ایسی کوئی حدیث نہیں دکھا سکتے جو کہ ہرگز نہیں دکھا سکتے تو پھر حدیث کے مقابلہ میں غیر حدیث کو کیوں پکڑے ہوئے ہیں؟ کیا اسی کا نام حدیث پر عمل کرنا ہے؟

عورتوں کا عید کی نماز جماعت المسلمین کے ساتھ پڑھنا:

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ

حضرت ام عطیہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پردے والی اور حیض والی عورتیں بھی دونوں

جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰ نَالَيْسَ لَهَاجِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَا بِهَا.

(صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، باب ۲۴۲، حدیث ۳۴۲)

عیدوں میں عید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے لئے جماعت المسلمین کے ساتھ عیدگاہ میں حاضر ہوں۔ لیکن جو عورتیں حائضہ ہوں وہ نماز نہ پڑھیں بلکہ نماز کی جگہ سے الگ ہو کر بیٹھ جائیں جب جماعت المسلمین دعائیں مانگے تو ان کی دعاؤں میں شریک ہو جائیں۔ ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کسی عورت کے پاس اگر پردے کے لئے چادر یا برقہ نہ ہو تو کیا کرے۔ تو آپؐ نے فرمایا اس کی ساتھ والی اپنی چادر اس کو بھی اُڑھادے (لیکن عیدگاہ میں ضرور آئے)۔

اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث پر بھی عمل کیوں نہیں کرتے کیا یہ حدیث نہیں ہے؟ کیا یہ عورتوں کے لئے حکم مصطفیٰ ﷺ نہیں ہے؟ کیونکہ ان لوگوں کی عورتیں یا تو جمعیت اہلحدیث کے ساتھ یا جماعت غرباء اہلحدیث کے ساتھ یا پھر جماعۃ الدعوۃ کے ساتھ عید کی نماز پڑھتی ہیں جب کہ مندرجہ بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم ہے کہ عورتوں کو عید کی نماز جماعت المسلمین کے ساتھ پڑھنی چاہیئے اور اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ بابرکت میں صرف اور صرف جماعت المسلمین کا ہی وجود تھا۔ اسی لئے تو عورتوں کو عید کی نماز صرف اور صرف جماعت المسلمین کے ساتھ

پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ اہلحدیث کہلوانے والوں کی ان تینوں ہدایات میں سے کسی ایک کا بھی وجود نہیں تھا۔ اگر تھا تو حدیث سے ثبوت دیں؟ قیامت تک ثبوت نہیں دے سکتے۔

ایمان والا دل بنائیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

ثَلٰثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَ الطَّاعَةُ لِذَوِی الْاَمْرِ وَ لُزُوْمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ .	تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کے معاملہ میں ایمان والے کا دل کبھی بھی خیانت نہیں کرتا (۱) عمل کا خالص اللہ کے لئے کرنا (۲) اپنے امیر کی اطاعت کرنا (۳) اور جماعت المسلمین کو لازم پکڑنا۔ (یعنی جس کے دل نے ان باتوں میں خیانت کی اس کا دل ایمان سے خالی ہے)۔
(رواہ الحاکم عن جبیر بن مطعم و سندہ صحیح المستدرک جزء اول ص ۸۷)	

اہلحدیث کہلوانے والوں کو ہم یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس حدیث مبارکہ کو مان کر اپنے دل کو ایمان والا بنانے کے لئے جماعت المسلمین کو لازم پکڑیں۔

اسلام کا پٹہ گردن میں ڈالنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ شِبْرًا اَخْرَجَ مِنْ عُنُقِهٖ	جو شخص جماعت المسلمین سے بالشت برابر بھی علیحدہ ہوا تو اس نے اپنی گردن سے

رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ. | اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر جلد ۱۲ ص ۴۴۰)

اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث مبارکہ کو مان کر اور اس حکم مصطفیٰ پر عمل کرتے ہوئے جماعت المسلمین میں شامل ہو کر اپنی گردن میں اسلام کا پٹہ کیوں نہیں ڈالتے؟ کیا یہ حدیث نہیں ہے؟ کیا یہ حکم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے؟

اسلام کا پٹہ گردن سے اُتارنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

مَنْ خَالَفَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ.

(رواہ الحاکم فی مستدرک جلد اول ص ۱۱۷ و سندہ صحیح)

جس شخص نے بالشت برابر بھی جماعت المسلمین کی مخالفت کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث مبارکہ کو مانتے ہوئے جماعت المسلمین کی مخالفت کرنا چھوڑ دیں۔ اگر مخالفت کرنا نہ چھوڑی تو پھر حکم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ان کی گردن اسلام کے پٹہ سے نکل جائے گی۔

نماز قبول کروائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:-

مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا صَلٰوةَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ.

(سعید بن منصور جلد ۲ ص ۱۹۵ سندہ صحیح)

جماعت المسلمین سے علیحدہ ہونے والے کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی جب تک وہ واپس جماعت المسلمین میں شامل نہ ہو جائے۔

اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث مبارکہ کی مخالفت کر کے اپنی نمازوں کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ حکم مصطفیٰ ﷺ کو مانتے ہوئے اپنی نمازوں کو قبول کروانے کے لئے جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں۔

محترم قارئین کرام! لکھنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن مضمون کے طوالت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

نوٹ: اہلحدیث کہلوانے والے میری لکھی ہوئی اس کتاب کو برائے مخالفت نہ سمجھیں، بلکہ میری یہ تحریر ان لوگوں کو جھنجوڑنے کے لئے ہے کہ جب آپ کی دعوئ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی ہے تو پھر جو احادیث مبارکہ میں نے اس کتاب میں لکھی ہیں ان پر آپ عمل کیوں نہیں کرتے؟ آج سے یا تو اس کتاب میں لکھی ہوئی تمام احادیث مبارکہ پر عمل کرنا شروع کر دیں یا پھر خود کو اہلحدیث کہلوانا چھوڑ دیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے، حق قبول کرنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

فقط مبلغ اسلام

عبدالحمید

راشد لائبریری

مسلم روڈ کبوہ محلہ شہدادکوٹ

ضلع لاڑکانہ (سندھ) پاکستان

موبائل نمبر: +92-301-329-1314

شوال ۱۴۳۱ھ بمطابق ستمبر ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری مطبوعات

نمبر	نام کتاب
۱	ذرا سوچیے!
۲	مقام علماء
۳	اگر سچے ہو تو ثبوت دو
۴	حق کی گواہی
۵	متحد ہونے کا واحد طریقہ
۶	کیا ہم عذاب الٰہی کو دعوت تو نہیں دے رہے ہیں
۷	دعوت تحقیق
۸	نمازوں کے اوقات قرآن سے
۹	نماز فجر کا وقت کب شروع ہوتا ہے
۱۰	ہم رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟
۱۱	فاتحہ خلف الامام
۱۲	نماز میں درود کے بعد پڑھنے کی دعا
۱۳	بیس رکعت تراویح خلاف سنت ہے
۱۴	دیوبندیوں اور بریلویوں کا نماز جنازہ کا طریقہ خلاف سنت ہے
۱۵	حضرت عمرؓ پر بہتان عظیم
۱۶	حضرت عثمانؓ پر بہتان عظیم
۱۷	بارہ ربیع الاول کو صحابہ کرام کا عمل اور ہم
۱۸	ام المومنین حضرت عائشہؓ سچی ہیں یا طارق جمیل
۱۹	تبلیغی جماعت کو تبلیغ
۲۰	گیارہویں والے پیر کے ارشادات
۲۱	کیا خصی جانور کی قربانی جائز ہے؟
۲۲	اللہ زیادہ بولنے والوں سے بغض رکھتا ہے
۲۳	بہشتی زیور کے مسائل
۲۴	آزمائش اور جماعت
۲۵	مسئلہ فسخ نکاح
۲۶	سلام میں جمہوریت نہیں
۲۷	کیا غیر قریشی کو امیر بنایا جا سکتا ہے؟
۲۸	
۲۹	
۳۰	چیلنج کا جواب
۳۱	حنفی پاکٹ بک کی حقیقت
۳۲	اتحاد کی دعوت
۳۳	فتنوں سے بچنے کا طریقہ
۳۴	ننگے سر نماز پڑھنا
۳۵	حدیث اور اہلحدیث
۳۶	وتر اور تراویح کے مسائل
۳۷	
۳۸	صلوٰۃ الجمعۃ
۳۹	قوم کی دعا
۴۰	دعا مانگنے کا طریقہ
۴۱	سر کے بال
۴۲	جوتوں کے مسائل

اور اس کے علاوہ بہت کچھ

پتہ

راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ سندھ پاکستان موبائل نمبر: +92-3013291314